سورة الاعراف

آیات ۴۰ - ۴۷

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ
مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٤٢﴾
وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ
حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٤٤﴾ الَّذِينَ
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا
حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ
النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾

إِنَّ الَّذِينَ - بیشک جن لوگوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا - جھٹلایا ہماری آیات (نشانیوں) کو

وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا - اور تکبر کیا ان سے

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ - نہیں کھولے جائیں گے ان کے لیے

فَتَّحَ يُفَتِّحُ ، تَفْتِيْحًا - کھولنا (II)

أَبْوَابُ السَّمَاءِ - آسمان کے دروازے

وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ - اور نہ ہی وہ داخل ہوں گے جنت میں

حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ - یہاں تک کہ داخل ہو جائے اونٹ

وَلَجَ يَلِجُ ، وُلُوْجًا - داخل ہونا

فِي سَمِّ الْخِيَاطِ - سوئی کے ناکے میں

سَمّ - ناکہ، ہر تنگ سوراخ

مسام (بدن کی جلد کے باریک سوراخ)

سَمّ - سخت گرم ہوا جو بدن میں سرایت کر جاتی ہے (زہر کی طرح)، یوں اس میں زہر کے معنی بھی

وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾

خَاطَ يَخِيْطُ ، خَيْطًا - سینا (Sewing)	خَيْط - دھاگہ	خِيَاط - سوئی	خَيَّاط - درزی

وَكَذٰلِكَ - اور اسی طرح

نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ - ہم بدلہ دیتے ہیں مجرمین کو

جَزَى يَجْزِي ، جَزاءً - جزا / بدلہ دینا

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ - ان کے لیے جہنم میں سے ہے

مِهَادٌ - ایک بچھونا

مِهَاد - فرش، بچھونا، گھوارہ

وَّمِنْ فَوْقِهِمْ - اور ان کے اوپر سے

غَوَاشٍ - چھا جانے والا (اوڑھنا)

غَوّاش - غاشیۃ کی جمع (ڈھانکنے والا) | یہاں اس سے مراد اوڑھنا ہے

وَكَذٰلِكَ - اور اسی طرح

نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ - ہم بدلہ دیتے ہیں ظلم کرنے والوں کو

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ
فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾

بے شک، جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلہ میں سر کشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہر گز نہ کھولے جائیں گے اُن کا جنت میں جانا اتنا ہی نا ممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا ، مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہوگا اور جہنم ہی کا اوڑھنا، یہ ہے وہ جزا جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں

Surely the gates of Heaven shall not be opened for those who reject Our signs as false and turn away ' from them in arrogance; nor shall they enter Paradise until a camel passes through the eye of a needle. Thus do We reward the guilty ones.

Hell shall be their bed, and also above them their covering. Thus do We reward the wrong-doers.

محمد اقبال

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾

مکذبین اور متکبرین کے لئے محرومی

- قرآن نے ان متکبر اور ضدی افراد کا انجام بیان کیا ہے جو پروردگار کی آیتوں کو تسلیم نہیں کرتے اور حق کو نہیں مانتے — یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں سے محروم ہوں گے
- یہاں ان مجرمین کے دو جرائم کا ذکر کیا گیا ہے، (۱) تکذیب (جھٹلانا) (۲) استکبار (تکبر کرنا)- یہ حقیقت میں ایک ہی رویے کے دو پہلو ہیں، ایک ابتدا ہے اور دوسرا انتہا
- ان مجرمین پر نہ آسمانی خیرات و برکات کا نزول ہوگا اور نہ ان کے اعمال نیک بندوں کی طرح آسمان کی طرف اٹھائے جائیں گے اور نہ اہل ایمان کی طرح آسمان میں ان کا خیر مقدم ہوگا بلکہ وہ نہایت ذلت کے ساتھ اپنا انجام بد دیکھنے کے لیے مجرموں کی طرح ہنکاتے ہوئے لے جائے جائیں گے
- ان مکذبین اور متکبرین کا جنت میں داخل اتنا ہی نا ممکن ہوگا جتنا کہ ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا، (یہ اسلوب دیگر آسمانی کتب میں بھی آیا ہے جیسے موجودہ انجیل میں بھی ہے" اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت داخل ہو (متی -۱۹)
- لفظ سماء (آسمان) سے اس نکتے کیطرف اشارہ بھی کہ اللہ کی اس رحمت کا اصلی خزانہ اس عالم سے بالاتر کوئی اور مقام

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾

○ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاجر شخص کی روح کے قبض کیے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "موت کے فرشتے اسے لے کر اوپر جاتے ہیں اور وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے ہیں تو وہ جماعت کہتی ہے کہ یہ کس خبیث (روح) کی بدبو ہے؟ فرشتے انھیں بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے اور وہ اس کا وہ بدترین نام لیتے ہیں جس کے ساتھ اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا، حتیٰ کہ فرشتے اس کی روح کو لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ آسمان (کا دروازہ) کھولنے کی درخواست کرتے ہیں، مگر اس کے لیے آسمان (کا دروازہ) نہیں کھولا جاتا۔" رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمانے کے بعد اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰي يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ "بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور انھیں قبول کرنے سے تکبر کیا، ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔" (مسند احمد)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور انہوں نے عمل کئے نیک

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا - نہیں ہم تکلیف دیتے کسی کو

كَلَّفَ يُكَلِّفُ ، تَكْلِيفًا - تکلیف دینا (۱۱)

اِلَّا وُسْعَهَآ - مگر اس کی وسعت کے مطابق

وُسْعَ - طاقت، استطاعت، گنجائش

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ - وہی لوگ جنت والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ - وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا ہے اور اچھے کام کیے ہیں اور اس باب میں ہم ہر ایک کو اس کی استطاعت ہی کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں وہ اہل جنت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

And those who believe and do good - We do not impose upon any of them a burden beyond his capacity. They are the people of Paradise. And there they shall abide.

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

وَنَزَعْنَا - اور ہم نکال دیں گے

نَزَعَ یَنْزِعُ ، نَزْعًا - نکالنا، دور کرنا

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ -اس کو جو ان کے سینوں میں ہے

مِّنْ غِلٍّ - کسی قسم کی کوئی کدورت

غِلّ - کینہ، کدورت، بَیر، عداوت

تَجْرِيْ - بہتی ہوں گی

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ -ان کے نیچے سے نہریں

وَقَالُوْا - اور وہ کہیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ - تمام شکر و تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے

هَدٰىنَا لِهٰذَا - ہدایت دی ہم کو

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ اور ہم نہیں تھے کہ ہم ہدایت پاتے

اِهْتَدٰى یَهْتَدِي ، اِهْتِدَاءً

ہدایت پانا (VIII)

لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

لَوْلَآ اَنْ - اگر نہ ہوتا کہ

هَدٰىنَا اللّٰهُ - ہدایت دیتا ہم کو اللہ

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ - یقیناً آچکے تھے رسول

رَبِّنَا بِالْحَقِّ - ہمارے رب کے حق کے ساتھ

وَنُوْدُوْٓا اَنْ - اور پکارا جائے گا کہ

نَادَى يُنَادِي ، مُنَادَاةً - پکارنا، ندا دینا (III)

تِلْكُمُ الْجَنَّةُ - یہ ہے جنت

اُوْرِثْتُمُوْهَا - وارث بنایا گیا ہے تم کو اس کا

أَوْرَثَ يُوْرِثُ ، إِيْرَاثًا - وارث بنانا (IV)

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ - بسبب اس کے جو تم کرتے تھے

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ
مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کچھ کدورت ہو گی اسے ہم نکال دیں گے اُن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی، اور وہ کہیں گے کہ "تعریف خدا ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا، ہم خود راہ نہ پا سکتے تھے اگر خدا ہماری رہنمائی نہ کرتا، ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول واقعی حق ہی لے کر آئے تھے" اُس وقت ندا آئے گی کہ "یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمھیں اُن اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم کرتے رہے تھے"

We shall strip away all rancour from their hearts, and rivers shall flow beneath them, and they shall say: 'All praise be to Allah Who has guided us on to this. Had it not been for Allah Who granted us guidance, we would not be on the Right Path. Surely the Messengers of our Lord did indeed come down with truth.' Then a voice will cry out to them: 'This is the Paradise which you are made to inherit as a reward for your deeds.

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

داخلی احساسات پر اللہ کی نوازش

- جو لوگ ایمان و عمل کا حق ادا کریں گے اللہ انھیں سب سے پہلے جنت جیسے انعام سے نوازے گا اور پھر جنت میں جانے کے بعد اللہ کی مزید نوازشات ان پر برسیں گی (جن کا ذکر قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر)
- ایک نوازش جس کا یہاں ذکر۔ ان لوگوں کے دلوں میں اگر ایک دوسرے کے لئے کوئی خلش، کوئی رنجش یا بد گمانی ہو گی تو اللہ تعالیٰ ان کو اس سے پاک کر دے گا، ان کے دل ایک دوسرے سے صاف ہو جائیں گے۔
- اسی آیت کو پڑھ کر حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ میرے اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کے درمیان بھی صفائی کرادے گا

اہل جنت کا جذبہ شکر و سپاس - اہل جنت پر اللہ کی نعمتوں کو کوئی شمار ہی نہ ہوگا، خوشیوں کا ایک سیلاب بہہ رہا ہوگا جس کے سوتے سینوں سے پھوٹ رہے ہوں گے (قالَ اللَّهُ تَبارَكَ وتَعالَى: أعْدَدْتُ لِعِبادِي الصَّالِحِينَ، ما لا عَيْنٌ رَأَتْ، ولا أُذُنٌ سَمِعَتْ، ولا خَطَرَ علَى قَلْبِ بَشَرٍ - میں نے اپنے صالح بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر کھا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا گزر ہوا - (صحیحین)

- ان سب نعمتوں، خوشیوں اور ان کو میسر نا قابل یقین سہولتوں کو دیکھ کر وہ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ تعریف اور شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا ورنہ ہم خود اس قابل کہاں تھے کہ جنت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے (جنت میں پہنچ جانے کا سبب وہ اللہ کا کرم اور اس کی بخشش کو سمجھیں گے)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

- جب اہل جنت شکر و سپاس کے احساسات سے گراں بار ہو کر اللہ کی تعریف میں رطب اللساں ہوں گے ایک ندا دینے والا ان کو ندا دے گا کہ اے جنت کے باسیو یہ جنت جس کا تمھیں وارث بنایا گیا ہے یہ یقینا تمھیں اللہ کے فضل و کرم سے ملی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تم نے یہ درجہ اپنی خدمات کے صلہ میں پایا ہے اور یہ تمھاری اپنی محنت کی کمائی ہے جو تمھیں دی جارہی ہے اللہ کا فضل و کرم بے سبب نہیں ہوتا، اللہ بہت مہربان اور رحم والا ہے وہ کسی کی محنت کبھی ضائع نہیں کرتا تم نے محنت کی تو ہم نے تمھاری محنتوں کو پھل دیا۔ یہ جنت تمھاری محنتوں کا ثمرہ ہے (جنت کی ابدی بادشاہی کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا نتیجہ قرار دے دیں گے)
- یہی معاملہ دنیا میں بھی خدا اور اس کے نیک بندوں کے درمیان ہے۔ ظالموں کو جو نعمت دنیا میں ملتی ہے وہ اس پر فخر کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ ہماری قابلیت اور سعی و کوشش کا نتیجہ ہے، اور اسی بنا پر وہ نعمت کے حصول پر اور زیادہ متکبر اور مفسد بنتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس صالحین کو جو نعمت بھی ملتی ہے وہ اسے خدا کا فضل سمجھتے ہیں، شکر بجالاتے ہیں جتنے نوازے جاتے ہیں اتنے ہی زیادہ متواضع اور رحیم و شفیق اور فیاض ہوتے چلے جاتے ہیں۔
- آخرت کے بارے میں بھی وہ اپنے حسن عمل پر غرور نہیں کرتے کہ ہم تو یقیناً بخشے ہی جائیں گے۔ بلکہ اپنی خطاؤں پر استغفار کرتے ہیں، اپنے عمل کے بجائے خدا کے رحم و فضل سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں اور ہمیشہ ڈرتے ہی رہتے ہیں کہ کہیں ہمارے حساب میں لینے کے بجائے کچھ دینا ہی نہ نکل آئے۔
- آپ ﷺ نے فرمایا" لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الجَنَّةَ، قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: لاَ، وَلاَ أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ " کسی شخص کا عمل اسے جنت میں ہرگز داخل نہیں کرسکے گا صحابہ کرامؓ نے عرض کی: آپ کا عمل بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں میرا عمل بھی نہیں، یہاں تک کی اللہ کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ نہ لے

وَنَادَٰٓی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ

نَادَى يُنَادِي ، مُنَادَاةً - پکارنا، ندا دینا (اونچی آواز میں) (III)

وَنَادٰٓی - اور آواز دیں گے

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ - جنت والے

اَصۡحٰبَ النَّارِ - آگ والوں کو

وَجَدَ يَجِدُ ، وَجْدًا - پانا

اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا - کہ یقیناً ہم نے پایا ہے

مَا وَعَدَنَا - جو وعدہ کیا تھا ہم سے

رَبُّنَا حَقًّا - ہمارے رب نے برحق (سچا)

فَهَلۡ وَجَدۡتُّمۡ - تو کیا تم نے پایا

مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا - اس کو جو وعدہ کیا تم رب نے سچا

قَالُوۡا نَعَمۡ - وہ کہیں گے ہاں

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

فَاَذَّنَ - پھر پکارے گا

أَذَّنَ يُؤَذِّنُ ، تَأْذِيْنًا - پکارنا، اعلان کرنا، اذان دینا (II)

مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ - ایک پکارنے والا ان کے مابین

مُؤَذِّن - (فاعل) اعلان کرنیوالا، اذان دینے والا

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ - کہ اللہ کی لعنت ہے

لَعَنَ يَلْعَنُ ، لَعْنًا - ناراضی کے سبب کسی کو دور کرنا، دھتکارنا، (اللہ کی رحمت سے دور ہونا)

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کرنے والوں پر

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ - وہ لوگ جو روکتے ہیں

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا - روکنا، رکنا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کے راستے سے

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا - اور جو تلاش کرتے ہیں اس میں کجی کو

بَغَي يَبْغِي ، بَغْيًا - چاہنا، تلاش کرنا، زیادتی کرنا

عِوَج - کجی ٹیڑھ پن (جو عقل و شعور سے نظر آئے)

جو کجی آنکھ سے نظر آئے اس کے لیے لفظ عَوَج

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ - اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں

وَنَادٰۤى اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدْتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ
حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَۙ ﴿۴۴﴾ الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ
اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۵﴾

پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے، "ہم نے اُن سارے
وعدوں کو ٹھیک پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے، کیا تم نے بھی ان وعدوں
کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے کیے تھے؟" وہ جواب دیں گے "ہاں" تب ایک
پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ "خدا کی لعنت اُن ظالموں پر، جو خدا کی راہ
سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے اور آخرت سے انکار کرتے تھے

And the people of Paradise shall cry to the people of Hell: 'Surely we have found our Lord's promise to us to be true. have you also found true what your Lord has promised you?' 'Yes', they shall answer; and a herald shall cry out among them: 'Allah's curse be upon the wrong-doers

upon those who hinder men from the path of Allah and seek to make it crooked; and disbelieve in the Hereafter.

وَنَادٰۤی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَۙ ﴿۴۴﴾

اہل جنت اور اہل دوزخ کا مکالمہ

- اہل جنت دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ ہم سے تو ہمارے رب نے جو وعدے کیے تھے وہ ایک ایک کرکے سب پورے ہوئے، تم بتاؤ، تم نے بھی وہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھ لیا یا نہیں جس کی تمہیں خبر دی گئی تھی؟ وہ جواب دیں گے کہ ہاں، سب دیکھ لیا

اس سوال کا پس منظر کیا ہے؟

- دنیا میں حق و باطل کی کشاکش، اہل ایمان کا حق کے اوپر چلنا، اس پر ان کی زندگی کا اجیرن ہونا، طرح طرح کے دکھ اٹھانا، محرومیوں سے واسطہ، حتیٰ کہ بعض اوقات جان اسی حق کے راستے پر قربان کردینا اس ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ کا بتایا ہوا یہی حق کا راستہ ہے اسی پر چلنے والوں کے لیے اللہ کے وعدے ہیں اور جو اس راستے پر چلنے والوں کو اس راہ سے روکتے ہیں، ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں اس حق کو جھٹلاتے ہیں ان کے لیے اللہ نے شدید عذاب تیار کر رکھے ہیں
- اب جنت والے زمین وآسمان کی وسعتوں سے کہیں بڑھ کر جن جنتوں میں ہوں گے وہ جہنم والوں کا حال بھی دیکھ لیں گے اور ان طویل فاصلوں کے باوجود گفتگو بھی کر لیں گے، تو وہ ان سے یہ سوال کریں گے کہ اللہ نے جو ہم سے وعدے کیئے تھے ہم نے وہ سارے سچے پائے، تم بتاؤ، رسولوں کو جھٹلانے، حق کا انکار کرنے اور اہل حق پر ظلم ڈھانے پر تم سے کیئے گئے وعدے بھی سچے نہیں نکلے؟

وَنَادٰٓى اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدْتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا‌ ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ‌ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَۙ ﴿۴۴﴾

- اہلِ دوزخ کا مختصر سا اقراری جواب ان پر بہت بھاری ہو گا کیونکہ اپنے جرائم کی سزا سامنے دیکھ کر انہیں ان جرائم کی سنگینی کا اندازہ ہو رہا ہو گا
- ان کے ایک مختصر جواب پر ان کا کیس مکمل ہو جائے گا تو ایک پکارنے والا ان کی سزا کا اعلان کرتے ہوئے کہے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر۔ اللہ کی لعنت ایک انتہائی سزا ہے جو اللہ کی جانب سے کسی کو مل سکتی ہے، وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے ان کا کوئی حصہ نہ ہو گا، اب یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے اور کبھی بھی اللہ کی رحمت ان کو نصیب نہیں ہو گی - العیاذ باللہ
- یہ بات مشرکین مکہ سے سنا کے کہی جا رہی ہے کہ تم بھی انہی جرائم کا ارتکاب کر رہے ہو (اور تین جرائم ہیں اگلی آیات (آیت ۴۵) میں بتائے گئے ہیں: (۱) اللہ کے راستے سے روکنا، یعنی دین قبول کرنے سے روکنا اور اگر کسی طرح دین قبول کر لیا ہے تو اس کے امکانات پر پہرے بٹھا دینا۔ اذیتوں اور مظالم کی انتہا کر کے دین کی برکات کو ظاہر نہ ہونے دینا، شر کے محرکات کو فروغ دے کر خیر کی قوتوں کے پھلنے پھولنے کے مواقع ختم کر دینا، دین کا راستہ مشکل بنا کر لوگوں میں اسے اجنبی بنا دینا، علیٰ ہذا القیاس یہ ایک طویل فہرست ہے۔
- (۲) اللہ کے دین میں کجی پیدا کرنا، اس سے مراد وہ تمام چیزیں جو قلب و نگاہ کو آلودہ کرنے اور فکری ژولیدگی پیدا کرنے کے لیے کی جاتی ہیں۔ تعلیم اور ابلاغ کے واسطے سے دل و دماغ کو اس طرح پراگندہ کر دینا کہ صحیح راستے کی طرف سفر اس کے لیے ممکن نہ رہے.... (۳) آخرت کا انکار، یہ تمام جرائم کی بنیاد اور ام الامراض ہے کیونکہ انسان میں بگاڑ کی جتنی صورتیں پیدا ہوتی یا محکم ہوتی ہیں اسی سے ہوتی ہیں، یہ خشتِ اول ہے...

وَبَيۡنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ يَّعۡرِفُوۡنَ كُلًّا ۢ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ وَ نَادَوۡا اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ ۟

وَبَيۡنَهُمَا حِجَابٌ - اور ان دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے

وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ - اور (اس کی) بلندیوں پر

اَعْرَاف ، عُرف کی جمع (اونچی جگہ، مکان مرتفع، برجی)

رِجَالٌ يَّعۡرِفُوۡنَ - کچھ لوگ ہیں جو پہچانتے ہیں

كُلًّا ۢ بِسِيۡمٰهُمۡ - سب کو ان کی نشانی سے

سِيْمىٰ - نشانی، علامت، چہرہ

(سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ)

وَ نَادَوۡا - اور وہ پکاریں گے

اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ - جنت والوں کو

اَنۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ - کہ سلامتی ہو تم پر

لَمۡ يَدۡخُلُوۡهَا - وہ لوگ داخل نہیں ہوئے اس میں

وَهُمۡ يَطۡمَعُوۡنَ - اور وہ لوگ امید رکھتے ہوں گے

طَمَعَ يَطْمَعُ ، طَمَعًا - توقع رکھنا، امید رکھنا

وَاِذَا صُرِفَتۡ اَبۡصَارُهُمۡ تِلۡقَآءَ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوۡا رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

وَاِذَا صُرِفَتۡ - اور جب کبھی پھیری جائیں گی

صَرَفَ يُصْرِفُ ، صَرْفًا - پھیرنا، بدلنا

اَبۡصَارُهُمۡ - ان کی نگاہیں

تِلۡقَآءَ اَصۡحٰبِ النَّارِ - آگ والوں کی طرف

تِلْقَاء - طرف

لِقَاء سے جس کے معنی ملاقات کرنے کے

ملاقات کرنے اور آمنے سامنے ہونے کی جگہ تِلْقَاء اور اسی لحاظ سے اس میں 'طرف اور جہت' کے معنی

قَالُوۡا رَبَّنَا - تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب

لَا تَجۡعَلۡنَا - تو نہ بنانا ہمیں

مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ - ظالم قوم کے ساتھ

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا
تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہوگی جس کی بلندیوں (اعراف) پر
کچھ اور لوگ ہوں گے یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے
پکار کر کہیں گے کہ "سلامتی ہو تم پر" یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر
اس کے امیدوار ہونگے اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو
کہیں گے، "اے رب! ہمیں اِن ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو"

And between the two there will be a barrier, and on the Heights will be men who will recognize each person by his mark and will cry, out to the people of Paradise: 'Peace be to you. These will be the ones who had not yet joined them in Paradise, though they long to do so.
And when the eyes of the people of the Heights will be turned towards the people of Hell they will say: 'Our Lord! Do not cast us among the wrongdoing people.

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾

اعراف و اہل اعراف

- گذشتہ آیت کے مضمون کے تناظر میں ایک نئے منطقے کی منظر کشی
- یہ جنت و جہنم کے درمیان حد فاصل ہے (جہاں ایک طرف اہل جنت ہوں گے اور دوسری طرف اہل جہنم ہوں گے)، سورۃ الحدید میں جس دیوار کا ذکر کیا گیا ہے ممکن ہے کہ یہ وہی ہو، منافقین جب اہل ایمان سے کہیں گے " انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ - ہمارا انتظار کرو تاکہ ہم تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں، (مگر) ان سے کہا جائے گا: اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار بنا دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا جس کے اندرونی حصے میں رحمت ہوگی اور اس کی بیرونی جانب عذاب ہوگا (۵۷/۱۳)
- اس حد فاصل پر موجود دیوار یا بُرجیوں پر کچھ مخلوق خدا بیٹھی ہوگی جہاں سے یہ دوزخ اور جنت کے مناظر کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے اور یہ اہل جنت اور اہل دوزخ کو ان کی نمایاں علامتوں سے پہچان رہے ہوں گے (اہل ایمان اور اہل کفر دونوں اپنے اپنے اعمال کے اثرات سے ممتاز و ممیّز ہوں گے)
- اہل اعراف کون ہوں گے ؟ مفسرین کے اس بارے میں 12 اقوال ہیں۔ (۱) یہ وہ لوگ ہوں گے جنکی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی اور ان کا جنت/دوزخ کا فیصلہ معلق/موخر ہوگا، (۲) یہ علما اور فقہا کا گروہ ہوگا، (۳) یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد میں حصہ لیا ہوگا اور شہید ہو گئے......

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾

- اہل اعراف کے حوالے سے دو قول زیادہ معروف ہیں
- اہل اعراف علماء و صلحاء کا گروہ ہوگا، اس قول کی نسبت مشہور تابعی مفسر مجاہدؒ کی طرف کی گئی ہے
- انہوں نے علماء اور صلحاء سے مراد اُن لوگوں کو لیا ہے جو دنیا میں حق و باطل کی کشمکش میں حق کے علم بردار، خیر کے داعی اور منکر سے روکنے والے رہے ہیں۔ جنہوں نے حق کی حمایت میں اہل باطل کے چرکے سہے ہیں اور جو مظلوموں کی مدافعت میں سینہ سپر ہو کر کھڑے ہوئے۔ ایسے علما و فقہاء یا بالفاظ دیگر رجال امت بلا شبہ قیامت کے دن اس اعزاز کے سزاوار ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعراف کی بلندیوں سے جنت اور دوزخ دونوں کا مشاہدہ کرائے تاکہ وہ حق و باطل دونوں کا آخری انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور اپنی زبانوں سے رفقائے حق کو مبارک باد دیں اور دشمنان حق کو سرزنش کریں
- زیادہ تر مفسرین نے پہلے قول کو ہی ترجیح دی ہے کہ جن لوگوں کی نیکیاں و بدیاں برابر ہوں گی اول فیصلہ میں نہ جنت کے لائق ہوں گے اور نہ دوزخ کے لائق کیونکہ ان کی میزان میں نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی وہ اعراف پر ٹھہرائے جائیں گے (یہ ایک مرفوع روایت کی بنا پر جسے شیخ البانیؒ نے منکر کہا ہے)
- انہیں جنت کے نظارے کے بعد جہنم کا منظر بھی دکھایا جائے گا، کہ اب ذرا جہنمیوں کی کیفیت کا بھی مشاہدہ کرلو۔ یہ لوگ ابھی تک بین الخوف والرجاء کی کیفیت میں ہوں گے۔ جب اہل جہنم پر ان کی نظر پڑے گی تو فریاد کریں گے کہ پروردگار! ہم پر رحم فرمائیو اور ہمیں ان ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنائیو! قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اضافی مواد

Reference Material

آیات 40 - 47

رکوع 5

- مکذبین اور متکبرین کا جنت میں جانا ناممکن
- جنت میں جانے والے اہل ایمان جنت اور اس کی نعمتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے سراپا ممنون، احسان مند اور شکر گذار ہوں گے ، جب کہ اللہ تعالیٰ ان کا جنت میں جانا ان کے نیک اعمال کا سبب بتائیں گے
- اس دنیا میں اہل ایمان سے اور اہل ایمان کا راستہ روکنے والے منکرین سے اللہ نے جتنے وعدے کئے وہ روزِ قیامت ان سب کو پورا ہوتا دیکھیں گے اور زبان سے اس کا اقرار بھی کریں گے (اہل جنت اور اہل دوزخ کے مکالمات)
- اہل اعراف کا ذکر، ان کے مشاہدات اور ان کی دعائیں

وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ ۚ

غِلّ کیا ہے؟

- غَلَّ یَغُلُّ، غُلُولٌ و غَلِیۡلاً - خیانت کرنا، چپکے سے کوئی چیز اپنے سامان میں ملا لینا، دھوکا دینا، دل میں بغض و کینہ بھرا ہوا ہونا
- غِلّ عربی لفظ ہے جس کے اردو معنی بغض، کینہ، کدورت، بیر وغیرہ کے ہیں۔ اردو میں غِلّ و غِش کی اصلاح استعمال ہوتی ہے جس کے معنی ملاوٹ، کھوٹ، مَیل، کدورت کے ہیں
- لفظ غِلّ قرآنِ مجید میں کئی مرتبہ استعمال ہوا ہے اور یہ لفظ غِش، عداوت، کینہ اور حسد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
- غِلّ کے لئے اردو لفظ کینہ کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو بھاری جاننا، اس سے نفرت کرنا اور دشمنی رکھنا اور طویل عرصے تک کسی کے خلاف دل میں منفی جذبات رکھنا اور بُغض اپنی ناپسندیدہ شخصیات کو حقارت کی نظر سے دیکھنا ہے
- بُغض اور کینہ ایک ایسا جذبہ ہے، جو انسان کو اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔ یہ ایک خطرناک اخلاقی بُرائی ہے، جو ہر طرح سے بگاڑ کا باعث بنتی ہے، قرابت داری کو ختم کر دیتا ہے، محبت و احترام کے ناطے ٹوٹ جاتے ہیں، حسد اور رقابت کو جنم دیتا ہے، دشمنی اور نفرت کو پروان چڑھاتا ہے

وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ ۚ

- دین اسلام میں کینہ، بغض اور حسد کی شدید مذمت آئی ہے اور یہ اس لئے کہ یہ ایک صالح معاشرے کی تشکیل میں سب سے بڑی رکاوٹ اور معاشرے کے لیے زہر قاتل ہے۔
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَن يُبغِضُ النَّاسَ ويُبغِضُونهُ ، سب سے برا وہ شخص ہے، جو لوگوں سے بغض و کینہ رکھے اور اس کی وجہ سے لوگ اس سے بغض و کینہ رکھیں
- اپنے دل / نفس کو لوگوں کے لئے پاک صاف رکھنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور جنت میں جانے کا باعث ہوگا
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ بَدْلَاءَ اُمَّتِیْ لَمْ یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِکَثْرَةِ صَلوٰةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰکِنْ دَخَلُوْهَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَسَخَاوَةِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الصُّدُوْرِ۔(ترغیب، ابن ابی الدنیا) میری امت کے زاہد(نیک) لوگ زیادہ نماز، روزہ، صدقہ، خیرات کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سخاوت اور نفس اور سینہ کی صفائی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔
- ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِیْمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَّخَلِیْقَةً مُّسْتَقِیْمَةً۔ (احمد، البیہقی ، ترغیب) وہ شخص فلاح کو پہنچ گیا جس نے ایمان کے لیے اپنے دل کو خالص کرلیا اور اپنے دل کو صاف کرلیا اور زبان سچی بنالی اور نفس کو اطمینان بخش بنالیا اور اپنی طبیعت کو حسن خلق کے سانچے میں ڈھال لیا۔

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ ج

- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
- تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ اثْنَیْنِ وَخَمِیْسٍ فَیَغْفِرُاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ الْیُوْمِ لِکُلِّ امْرِیٍٔ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا امْرُأً کَانَتْ بَیْنَہُ وَبَیْنَ اَخِیْہُ شَحْنَآئُ فَیَقُوْلُ اَنْظِرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔ (مالک، مسلم)

ہر سوموار اور جمعرات کو انسانوں کے اعمال اللہ تعالی کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان دنوں میں سوائے مشرک کے ہر ایک کی مغفرت فرما دیتا ہے لیکن جن دو آدمیوں کے درمیان کینہ و بغض ہوتا ہے ان کی مغفرت نہیں فرماتا۔ (فرشتوں کو حکم) فرماتا ہے کہ ان دونوں کو ابھی مغفرت سے چھوڑے رکھو، یہاں تک کہ دونوں ملاپ کر لیں

- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شرک اور کینہ گناہ کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں، جس طرح مشرک کی بخشش نہیں ہے، اسی طرح کینہ ور آدمی کی بھی مغفرت نہیں ہے، اسی لیے پاک و صاف دل والا کینے سے پاک رہنے کی دعا مانگتا ہے جیسا کہ ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب)
- حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بغض رکھنے والوں سے بچو کیونکہ بغض دین کو مونڈ ڈالتا (یعنی تباہ کر دیتا) ہے"
- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ باہم حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو نیز کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلّق کرے" [صحیح بخاری]

وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ الۡاَنۡہٰرُ ۚ

- ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہر مخموم القلب اور صدوق اللسان یعنی سچ بولنے والا۔ آپؐ سے لوگوں نے پوچھا: صدوق اللسان کو تو ہم جانتے ہیں لیکن مخموم القلب کیا ہے؟ جواب ملا: مخموم القلب اسے کہتے ہیں جو حقیقتاً متقی ہو، گناہ اور بغاوت اس میں نہ پائی جاتی ہو اور نہ ہی بغض و حسد اس کے رگ و ریشہ میں رچا بسا ہو ۔ [سنن ابن ماجه]
- دل کی سلامتی نیک اعمال کی مقبولیت کا ایک عظیم ترین سبب ہے
- آپ ﷺ نے الفت و محبت کی رغبت دلاتے ہوئے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ تم مومن ہو جاؤ، اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو" [صحيح مسلم]
- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"ألا أُخبِرُكم بأفضلَ من الصَّلاة والصِّيام والصَّدَقة ؟ قُلنا: بَلَى يا رسول الله، قال إِصلاحُ ذاتِ البَيْن (العَداوةِ والبَغضاءِ)، وإفسادُ ذات البَيْن هي الحَالقةُ" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزے نماز اور صدقے سے افضل ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں ! آپ ﷺ نے فرمایا آپس میں محبت اور میل جول اس لیے کہ آپس کا بغض تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا آپس کی پھوٹ مونڈ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے) (رواه أبو داود، والتِّرمذي)

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ- (مشکوۃ) آپس میں مقاطعہ نہ کرو اور نہ ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے منہ موڑو اور نہ کینہ بغض رکھو اور نہ حسد رکھو، اللہ کے بندے بن کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے

- امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ جناب موسیٰؑ جب اللہ تبارک و تعالیٰ سے باتیں کرنے لگے تو ایک شخص کو عرش الٰہی کے سایہ میں دیکھا تو ان کے دل میں اس شخص کے مرتبہ کو دیکھ کر رشک پیدا ہوا کہ ایسا مرتبہ مجھے ملتا تو اچھا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پروردگار اس شخص کا کیا نام ہے جو تیرے عرش کے سایہ میں نہایت آرام سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اس کے نام سے کیا کام اور کیا غرض ہے، میں اس کے کام کو بتائے دیتا ہوں جس کی وجہ سے وہ عرش تلے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ عَمَلِهٖ بِثَلَاثٍ كَانَ لَا يَحْسُدُ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَكَانَ لَا يَعُقُّ وَالِدَيْهِ وَلَا يَمْشِیْ بِالنَّمِيْمَةِ - (احیاء العلوم) یہ شخص تین کام کیا کرتا تھا ایک یہ کہ لوگوں پر انعام الٰہی کو دیکھ کر حسد نہیں کرتا تھا دوسرے یہ کہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرتا تھا تیسرے یہ کہ لوگوں کی چغلی ایک دوسرے سے نہیں کرتا تھا۔ (تو ان تینوں برائیوں سے بچنے اور اچھے اوصاف کی وجہ سے یہ شخص عرش الٰہی کے سایہ کا مستحق ہوا۔

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ج

- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے طریق سے ایک حدیث بیان کی ہے:
- نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی رسول کے سلسلے میں جنت کی بشارت سنائی۔ صحابہ نے اُن صحابی کے اعمال کا بہ غور مطالعہ و مشاہدہ کیا تو اُنھیں اعمال کے اعتبار سے کسی اعلیٰ و بلند مقام پر نہیں پایا۔ اُن سے نبی کریم ﷺ کی دی ہوئی بشارت کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ میرے حق میں جنت کی بشارت کی وجہ صرف یہ ہے کہ میں نے آج تک کسی بھی مسلمان سے بغض و حسد کا معاملہ نہیں کیا۔ (مسند احمد)
- آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ آپ نے اچانک دروازے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا : ''اس دروازے سے وہ شخص نمودار ہونے والا ہے جو اہل جنت میں سے ہے

چند ہی لمحوں بعد ایک انصاری صحابی اسی دروازے سے مسجد میں داخل ہوئے۔ وضو کے قطرے ان کی داڑھی سے ٹپک رہے تھے۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں سلام پیش کرنے کے بعد وہ خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گئے۔ تمام صحابہ کی نظریں اس خوش نصیب ساتھی کے چہرے کی بلائیں لینے لگیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دوسرا دن ہوا تو آج بھی رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہونے والا ہے جو اہل جنت میں سے ہے۔ صحابہ کی اشتیاق بھری نظریں دروازے پر لگ گئیں کہ دیکھیں آج یہ بشارت کس کے حصے میں آتی ہے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس دفعہ بھی وہی انصاری صحابی دروازے پر نمودار ہوئے۔ جب تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا اور وہی انصاری صحابی حضور علیہ السلام کی بشارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے تو صحابہ کرام کے دلوں میں رشک کے ساتھ ساتھ تجسّس بھی پیدا ہو گیا۔

وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ الۡاَنۡہٰرُ ۚ

- مجلس برخاست ہوئی اور یہ انصاری صحابی حضورؐ کی مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے ہو لئے۔ انصاری اپنے گھر کے دروازے پر پہنچے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ کسی وجہ سے میں تین راتیں اپنے گھر نہیں جانا چاہتا۔ کیا آپ مجھے اپنے ہاں قیام کی اجازت دیں گے؟ آیئے بسم اللہ، کہہ کر وہ انصاری حضرت عبداللہ بن عمر کو اپنے گھر لے گئے جہاں انہوں نے تین راتیں قیام فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس جستجو میں تھے کہ دن بھر کے معمولات کے علاوہ آخر وہ کون سا خاص عمل ہے جو بارگاہ رسالت ﷺ میں اتنا محبوب قرار پایا کہ تین دن تک جنت کی نوید صرف انہی کا نصیب بنتی رہی۔ لیکن ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ کوئی بھی تو غیر معمولی عمل اس انصاری کا نظر نہ آیا۔ ان کے شب و روز کے معمولات وہی تھے جو باقی تمام صحابہ کرام کے تھے۔

آخر انہیں اپنا دل کھول کر ان انصاری صحابیؓ کے سامنے رکھنا پڑا۔ میرے بھائی! میں نہ تو اپنے گھر سے لڑ کر آیا تھا اور نہ ہی کسی اور وجہ سے آپ کے ہاں ٹھہرنے پر مجبور ہوا۔ بات دراصل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ مسلسل تین دن تک یوں فرماتے رہے اور آپ کے لئے جنت کی نوید سناتے رہے۔ میرے دل میں تجسّس پیدا ہوا کہ آخر وہ کون سا خاص عمل ہے جو حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے آپ کے لئے بشارت کا سبب بنا۔ میں تین دن دیکھتا رہا لیکن مجھے تو آپ کا کوئی خاص اور غیر معمولی کام نظر نہیں آیا۔ میری درخواست ہے کہ اس راز سے خود ہی پردہ اٹھا دیجئے۔

وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ ۚ

- انصاری صحابیؓ نے مسکرا کر حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا اور بڑی تواضع سے فرمایا : میرے بھائی، سب کچھ تمہارے سامنے تھا۔ میرا تو کوئی خاص عمل نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کا جواب سن کر جب میں وہاں سے واپس آنے لگا تو انھوں نے فرمایا : عمل تو وہی کچھ تھا جو آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔ہاں اپنے من کی ایک بات سے تمہیں ضرور آگاہ کر دیتا ہوں کہ : میرے دل میں کسی مسلمان کے لئے کینہ نہیں ہے اور نہ میں اللہ کی طرف سے اسے ملنے والی کسی خیر پر حسد کرتا ہوں۔

دوسری روایت میں ہے :" میں نے کسی مسلمان کے بارے میں کبھی اپنے دل میں بغض اور کینہ رکھ کر رات نہیں گزاری" حضرت عبداللہ بن عمر خوشی سے پکار اٹھے۔ یہی تو راز ہے بارگاہ رسالت ﷺ میں آپ کی مقبولیت کا (مسند احمد بن حنبل)

وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ ۚ

رَبَنَا اغفِر لَنَا وَلِإخوَانِنَا الّذِينَ سَبَقُونَا بِالإيمَانِ وَلاَ تَجعَل فِي قُلُوبِنَا غِلاً لِلّذِينَ ءَامَنُوا رَبَنَا إنّك رَءُوفٌ رّحِيم

اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بے شک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے